سوال

اسرارزوجیت کا اظہاراورطلاق کی نیت سے شادی کرنا

جواب

الحمد للہ.

اول :

خاونداور بیوی پر یہ واجب اورضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں ، اورخاص کروہ جوجماع اورایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں ، بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اوراسی طرح خاونداپنی بیوی کے رازوں پرامین ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صل اللہ علیہ وسلم مردوں کے پاس آئے اورفرمانے لگے :

کیا تم میں کوئ ایسا آدمی ہے جواپنی بیوی کے پاس جائے اوردروازہ بند کرکے اپنے اوپرپردہ ڈالے ، اوراللہ تعالی کے پردہ کے ساتھ وہ بھی پردہ میں رہے ؟

توصحابہ کرام کہنے لگے : جی ہاں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : پھروہ اس کے بعد بیٹھتااوریہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے کیا ، میں نے ایسے کیا ؟

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہوگئے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عورتوں کے پاس گئے اورفرمانے لگے :

کیا تم میں سے بھی کوئ ایسی ہے جویہ باتیں کرتی ہے ؟

تووہ سب عورتیں بھی خاموش ہوگئیں ۔

ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھی اوراونچی ہوئی تا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھیں اوراس کی بات کو سن سکیں ، اورکہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقینا مردایسی باتیں کرتے ہیں اوربلاشبہ یہ عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے ؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بر(2174) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی (صحیح الجامع (7037)) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

دوم :

اورآپ کے خاوند کاتبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں یہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا ہے جوکہ عورت اوراس کے اولیاء سے دھوکہ اورفراڈ ہے ۔

شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

علماء سلف اورخلف کی متعہ کی ممانعت کے بارہ میں جوسختی ہے وہ اس کی متقاضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی ممنوع ہو ، اگرچہ فقہاء کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقد نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی نیت کی اوراسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تواس کا نکاح توصحیح ہوگا لیکن یہ دھوکہ اورفراڈ شمار

جوکہ اس عقدنکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند ، بیوی اوراس کے اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعیین ہوتی ہے ، اوراس میں کوئ اورفسادوالی چیز تونہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری رابطے سے کھیلنا ہے جوکہ انسانوں کے درمیان رابطہ ہے ۔

اوراس میں شہوات کے پیچھے چلنے والی عورتوں اورمردوں کواپنی شہوات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرنے ہیں ، اوراس پر جوکچھ منکرات مرتب ہوتی ہیں ۔

اوروہ نکاح جس میں یہ شرط (تعیین وقت) نہ ہووہ دھوکہ اورفراڈ پر مبنی ہوگا اس کی بنا پر اوربھی کئ قسم کے فساد ومنکرات مرتب ہونگے ، جن میں عداوت ودشمنی ، بغض وکینہ اورحسد ، اوران سچے لوگوں سے جوحقیقتا شادی کرنا چاہیے ہیں کی سچائ کا خاتمہ اوران پر عدم اعتماد وغیرہ ۔

ج (2/39) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی بھی اس شادی کی تحریم میں اسی طرح کی کلام ہے ، ان کا کہنا ہے :

پھریہ قول (یعنی جوازوالا قول) ایسا ہے کہ جس سے کمزورایمان والے لوگ اپنی غلط اورخراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائيں گے اورفرصت حاصل کریں گے ، جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی

اورمجھے تویہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض توصرف ان چھٹیوں میں ہی کئ ایک شادیاں کرتے ہیں ، گویا کہ وہ اپنی شہوت پوری کرنے ہی گئے تھے جوکہ ہوسکتا ہے زنا کے مشابہ ہو اللہ تعالی اس سے بچا کررکھے ۔

تواس لیے ہماری رائے ہے کہ اگراس کے جواز کا بھی کہا جائے تویہ اس لائق نہیں کہ یہ دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جوکچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے ۔

اورمیں اپنی رائے کے بارہ میں کہتا ہوں :

عقد نکاح توصحیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اورفراڈ ہے ، تواس ناحیہ سے یہ حرام ہوگا ۔

اس میں دھوکہ اور فراڈ یہ ہے کہ اگر عورت اور اس کے ولی کو خاوند کی نیت کا علم ہوجائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کر اسے طلاق دے دے گا تو وہ کبھی بھی اس سے شادی نہ کریں، تو اس طرح یہ ان کے لیے دھوکہ اور فراڈ ہوگا۔

اور اگر وہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیر اس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اور وہ لوگ اس پر متفق ہوجائیں تو یہ نکاح متعہ ہوگا۔

اس لیے میں تو اسے حرام سمجھتا ہوں، لیکن اگر کسی نے ایسی جرات کی اور یہ کام کرلیا تو اس کا نکاح صحیح ہے لیکن وہ گنہگار ہوگا۔

بر(1391)۔

سوم :

اور اس کا خفیہ طریقے سے شادی کرنے میں اگر تو عورت کا ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں ہو اور اس طرح عقد نکاح ہوا ہو تو یہ نکاح صحیح ہے، لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اور یا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ نکاح صحیح نہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (7989) اور (2127) کا بھی مطالعہ کریں۔

چہارم :

پ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے، اور لوگوں کی عزت کے بارہ میں بھی اسے اللہ تعالی کا ڈر ہونا چاہیے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اور غلط کام اس کے لیے جائز نہیں، شادی ایک سکون، اور رحمت او

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو اس بات سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں، اور اپنے گھر کو مستقل طور پر قائم رکھنے کی کوشش کریں، اور خاوند کی نیت کے بارہ میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس کی صحت کے بارہ میں تحقیق کریں کہ آیا واقعتا اور شادی کرنے اور جو کچھ آپ کو اچھا ئ

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عورت اپنے خاوند میں کسی اور کے شریک ہونے کی غیرت کی بنا پر کبھی چھوٹی سی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے، اور بعض اوقات اس میں شیطانی وسوسے بھی شامل ہوتے ہیں تاکہ مسلمان گھرانے کو تباہ کرسکے۔

تو آپ اس معاملہ کو کچھ سوچ سمجھ کرلیں اور خاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کو کچھ علم نہیں ہوسکتا جو کہ آپ سے غیب ہے، اور اللہ تعالی سے آپ دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کو اس معاملہ کی حقیقت دکھائے، اور آپ اس کے ساتھ رہنے یا پھر اس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارہ میں اپنے رب سے استخارہ کر

اور آپ یہ بھی غور و فکر کریں کہ اگر آپ کو طلاق ہوجاتی ہے تو اس پر کیا کچھ مرتب ہوگا اور انجام کیا ہوگا تاکہ آپ کو علم ہوسکے کہ آپ کے لیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے خاوند کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے، اور اگر آپ اسے اپنے بیان کردہ اسباب کی وجہ سے برداشت نہیں کرسکتیں تو آپ اس سے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

27104